

کو عربی میں "ابن النعش" کہا جاتا ہے اور اس کی جمع عربوں کے محاورے میں "بنات النعش" ہے۔ فارسی میں انہیں "سہ دختر" بھی کہا گیا ہے۔ اور اردو میں ساتوں ستاروں کو سات سہیلیوں کا جھمکا یا گچھا یا سات سہیلیاں بھی کہتے ہیں۔ ان کا ایک نام عقدِ ثریا بھی ہے۔

شرح : بنات النعش دن کے وقت تو پردے میں چھپی رہیں اور لڑکیوں کے لیے یہی زیبا تھا کہ دن کی روشنی میں بے پردہ نہ ہوں اور چہرے چھپائے رکھیں۔ رات کو خدا جانے ان کے دل میں کیا آیا کہ لیکا یک بے پردہ ہو گئیں اور نقاب چہروں سے اتار دیے۔

مرزا نے اس شعر میں بنات کے لفظ سے فائدہ اٹھایا ہے۔ بنات النعش عربی محاورے میں تو ابن النعش کی جمع ہے، لیکن مرزا نے بنات سے لڑکیاں مراد لے کر دن کے وقت ان کے چھپے رہنے اور رات کو بے پردہ ہو جانے کا معنوم پیدا کر لیا۔

بظاہر مرزا نے صرف ایک منظورِ دلکش انداز میں پیش کر دیا ہے، لیکن کوئی شخص چاہے تو یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ سات سہیلیوں نے محبوب کی بزمِ شبینہ کے نظارے سے لطف اندوز ہونے کے لیے چہروں سے نقاب الٹ دیے۔

۴۔ شرح : بجوری مرحوم فرماتے ہیں :

"حضرت یعقوبؑ کی آنکھیں فرزند کے فراق میں روتے روتے سفید ہو گئی تھیں۔ مرزا کی فکرِ رسا نے اس سے تاثیرِ عشق کا کیا طرفہ مضمون پیدا کیا ہے۔ کہ وہ روزن، جو دیوارِ زندانِ یوسفؑ میں ہیں، حضرت یعقوبؑ کی نابینا آنکھیں ہیں، جو اپنے فرزند کو دیکھتی رہتی ہیں۔ سفید نابینا آنکھوں کو روزن سے جو مشابہت ہے، ظاہر ہے، قطرہ قطرہ پانی اگر کہیں گرتا رہتا ہے تو مر مر اور